

۱۔ جمعرات کے روز سفر کرنا مستحب ہے

کعب بن مالک بیان کرتے ہیں

كَانَ يَقُولُ
لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ
إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ

بہت ہی کم ایسا ہوتا کہ نبی کریم ﷺ کسی دن سفر کے لئے نکلتے سوائے جمعرات کے دن کے۔
(بخاری: الجہاد والسير: ۲۹۴۹)

۲۔ دنوں میں سے کسی بھی دن میں سفر کے لئے نکلنے کی خاطر فال نکالنا حرام ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ لَمْ يَسْكُنِ الدَّرَجَاتِ الْعُلَا وَلَا أَقُولُ لَكُمْ الْجَنَّةَ :
مَنْ تَكَهَّنَ أَوْ اسْتَقْسَمَ أَوْ رَدَّهُ مِنْ سَفَرٍ تَطِيرُ
جس نے کہانت کیا، یا فال نکالی (استقسم) یا بدفالی کی وجہ سے سفر سے لوٹا تو وہ بلند درجات کو نہیں پائے گا۔

(طبرانی: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۵۲۲۶)

۳۔ دن کے اول حصے میں سفر کے لئے نکلنا

صحرا الغامدی بیان کرتے ہیں

قَالَ ﷺ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا
وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ
وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثَرِي وَكَثُرَ مَالُهُ
نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے لئے ان کی صبح میں برکت دے، اور آپ ﷺ جب بھی سریر یا لشکر بھیجتے تو انہیں دن کے پہلے حصے میں بھیجتے۔ اور صحرا ایک تاجر تھے اور وہ بھی اپنی تجارت کیلئے مال دن کے پہلے حصے میں بھیجتے اور وہ مالدار اور امیر ہو گئے۔
(صحیح: ابی داؤد: ۲۲۷۰)

۴۔ عورت کے لئے حرام ہے کہ وہ تنہا سفر کرے

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا:

أَتُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ
وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشٍ كَذَا وَكَذَا وَأَمْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ
فَقَالَ أَخْرُجْ مَعَهَا

کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے اور نہ ہی اس کے پاس کوئی شخص آئے مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایک محرم ہو، تو ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں چاہتا ہوں کہ میں ایک لشکر میں جاؤں اور میری بیوی حج کرنا چاہتی ہے تو آپ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ جاؤ۔
(بخاری: الحج: ۱۸۶۳)

۵- انسان کا تنہا سفر کرنا جب کہ وہ کسی اور کو پائے اور بلا حاجت سفر کرنا مکروہ ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بَلِيلٍ وَحْدَهُ

اگر لوگ جان لیں کہ تنہا سفر کرنے میں کیا (نقصان) ہے جو میں جانتا ہوں تو رات میں سفر کرنے والا تنہا نہ سفر کرے۔

(بخاری: الجہاد والسير: ۲۹۹۸)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (: مَنْ صَحِبْتَ ؟ فَقَالَ : مَا صَحِبْتُ أَحَدًا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (:)

الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ

ایک شخص سفر سے آیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: ”تم کس کے ساتھ تھے؟ تو اس نے جواب دیا: میں کسی کے ساتھ نہیں تھا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تنہا سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو سفر کرنے والے دو شیطان ہیں اور تین لوگ سوار ہیں۔

(موطا، ابوداؤد، ترمذی، حاکم، بیہقی، احمد: سبب کا ذکر حاکم نے کیا ہے اور بیہقی نے بلا سبب کے ذکر کیا ہے) (الصحيح: ۶۲) (صحیح الجامع: ۳۵۲۳)

کہا گیا ہے کہ: صدیق وہ ہے جو کہ سفر سے پہلے بنا ہو، اور ہر وہ جو راستے میں مل جائے وہ دوست نہیں۔

۶- جب تین لوگ ہوں تو کسی ایک کو امیر بنالیں

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ

جب تین لوگ کسی سفر میں ہوں تو وہ کسی کو امیر بنالیں۔

(ابوداؤد، الضیاء: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۰۰، الصحيح: ۱۳۲۲)

۷- اہل و عیال اور دوستوں کا کسی مسافر کو رخصت کرنا مستحب ہے

قرنۃ بیان کرتے ہیں کہ

قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ

هَلُمُّ أَوْ دَعَاكَ كَمَا وَدَّعَنِي رَسُولُ اللَّهِ

أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

مجھ سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آؤ میں تمہیں رخصت کروں جس طرح کہ نبی ﷺ نے مجھے رخصت کیا تھا میں تمہارے دین اور تمہارے ایمان اور تمہارے عمل کے

(صحیح ابی داؤد: ۲۲۶۵، صحیح)

خاتمہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

عبداللہ لُحْطَمی بیان کرتے ہیں

كَانَ النَّبِيُّ (إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ
أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ

نبی ﷺ جب بھی کسی لشکر کو رخصت کرنے کا ارادہ کرتے تو کہتے ”میں تم لوگوں کے دین اور تم لوگوں کے ایمان اور تم لوگوں کے عمل کے خاتمہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔“
(صحیح ابی داؤد: ۲۲۶۶: صحیح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

وَدَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ
فَقَالَ أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ
مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے رخصت کیا تو کہا میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو تمہاری امانتوں کو ضائع نہیں کرے گا۔

(صحیح ابن ماجہ: ۲۲۷۸، الصحیح: ۱۶، ۲۵۴۷: صحیح)

۸- مسافر کے لئے دعا کرنا

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں

أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي
قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ
فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللَّهُمَّ اطْوِلْ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں سفر کرنا چاہتا ہوں لہذا آپ مجھے وصیت کیجئے، تو نبی ﷺ نے کہا میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور ہر بلند مقام پر تکبیر کہنے کی وصیت کرتا ہوں پس جب وہ آدمی پلٹا تو آپ نے کہا ”اے اللہ! اس کے لئے زمین کو پھیلتے دے اور سفر اس کے لئے آسان کر دے۔“
(ترمذی: ۱۰، ابن ماجہ: ۱۰، احمد: ۱۰، حاکم وغیرہ: (صحیح: ۱۷۳۰)

۹- سفر کے لئے توشہ لینا اور سب سے بہتر سامان سفر تقویٰ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى

(بقرہ: ۱۹۷)

اور تم زادِ راہ (سامان سفر) لے لیا کرو اور یقیناً سب سے بہتر سامان سفر تقویٰ ہے۔

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي
قَالَ زَوِّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي
قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
قَالَ وَيَسِّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ

نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا اے اللہ کے رسول میں سفر کرنا چاہتا ہوں تو آپ مجھے سامان سفر دیجئے تو نبی ﷺ نے کہا اللہ تمہیں تقویٰ کا توشہ دے اس نے کہا: میرے لئے اور زیادہ کیجئے آپ نے کہا اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے، تو اس نے کہا میرے پاس باپ آپ پر قربان ہوں اور زیادہ کیجئے تو آپ نے کہا کہ وہ تمہارے لئے بھلائی کو آسان کرے تم جہاں کہیں بھی رہو۔
(ترمذی، حاکم، انس) (صحیح الجامع: ۳۵۷۹)

۱۰۔ جاتے وقت اور لوٹتے وقت جب بھی سواری پر سوار ہو تو سفر کی دعاء پڑھے

علی الازدی بیان کرتے ہیں

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا
ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى
اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ
اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ
وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ

وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيَاتُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

ابن عمر نے ان کو سکھایا کہ رسول ﷺ جب بھی سواری پر سفر پر نکلتے وقت بیٹھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر کہتے ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسے مطیع کیا ورنہ ہم تو اسے قابو میں نہیں لاسکتے تھے اور بلاشبہ ہم ہمارے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! ہم تجھ سے ہمارے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جس سے تو راضی ہو، اللہ ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دے اور ہمارے لئے اس کی دوری کو لپیٹ دے، اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی رہ اور اہل کے لئے جانشین رہ اے اللہ میں تجھ سے سفر کی مشکلات سے پناہ چاہتا ہوں اور نفس کی خرابی کی برائی سے اور مال اور اہل میں بری پلٹ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور جب لوٹے تو یہ دعا پڑھے اور ان میں یہ الفاظ زیادہ کیا ”ہم لوٹنے والے ہیں، اور توبہ کرنے والے ہیں ہمارے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور اسی کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔“
(مسلم: ۱۳۴۲)

(مقرنین: اطاعت میں لانے والے، الوعاء: سختی، مشکلات، المنقلب: پلٹنے والا، الکآبۃ: غم وغیرہ کی وجہ سے نفس کا بدل جانا)

علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں

شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأُنْتَى بِدَابَّةٍ لِيَرَكَبَهَا

فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ

فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ

ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ

ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
ثُمَّ ضَحِكَ فَقِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَى شَيْءٍ ضَحِكْتَ
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ (فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ثُمَّ ضَحِكَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَى شَيْءٍ ضَحِكْتَ
قَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي
يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي

میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا ان کے پاس ایک جانور لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں جب آپ نے اپنا پیر پالا ان پر رکھا تو کہا: ”بسم اللہ“ اور جب اس کی پیٹھ پر آپ سوار ہو گئے تو کہا ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسے تابع کیا اور ہم اسے اطاعت میں لانے والے نہیں تھے اور بلاشبہ ہم ہمارے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ ”الحمد للہ“ کہا پھر تین مرتبہ ”اللہ اکبر“ کہا پھر کہا ”تو پاک ہے بلاشبہ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو تو مجھے بخش دے کیونکہ گناہوں کو صرف تو ہی معاف کر سکتا ہے، پھر آپ مسکرائے تو کہا گیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کس وجہ سے مسکرائے؟ تو کہا کہ میں نے نبی ﷺ ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا جیسے کہ میں نے کیا پھر آپ ہنسے تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کس وجہ سے ہنسے تو آپ ﷺ نے کہا کہ تمہارا رب اپنے بندے کو اس وقت پسند کرتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ ”میرے گناہوں کو بخش دے“ جبکہ وہ جانتا ہے کہ گناہوں کو میرے علاوہ کوئی نہیں معاف کر سکتا۔
(ابوداؤد: الجہاد، ترمذی: الدعوات، صحیح: صحیح ابی داؤد: ۲۲۶۷)

۱۱- جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

صَاحِبَ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا

جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(ابن حبان: بریدہ، احمد، طبرانی: قیس بن سعد، حبیب بن مسلمہ، احمد، عمر، طبرانی: عصمت بن مالک، لوطی، عروہ بن المغیث الانصاری، طیلیسی، علی، بزار: ابو ہریرہ، ابو نعیم: قاطعہ الزہراء) صحیح الجامع: ۳۷۵۰
اور ابن عساکر کے الفاظ یوں ہے

صَاحِبَ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا إِلَّا مِنْ أَذْنٍ .

(صحیح الجامع: ۳۷۵۱)

جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے مگر یہ کہ اس کی اجازت سے ہو۔

۱۲- سفر میں زیادہ دعا کی جائے اس لئے کہ وہ دعا کے قبول ہونے کی جگہ ہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ

دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ

تین لوگوں کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں جن میں کوئی شک نہیں ”مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور والد کی دعا اپنے بچے پر۔

(احمد، الادب المفرد، ابوداؤد، ترمذی: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۳۰۳۱)

۱۳- بلندی پر چڑھتے وقت اور اترتے وقت اللہ کا ذکر کیا جائے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ (فَإِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا

ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے اور جب بھی ہم اونچائی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے اور ہم تسبیح بیان کرتے۔

(بخاری: ۱۲۹۹۳، احمد: ۲۹۹۳) اور سفر کا لفظ احمد میں ہے۔ شعیب الارنوط نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال بھی ثقہ ہیں (احمد: ۱۳۶۰۸)

۱۴۔ جب شہر میں داخل ہو تو کیا کہے

صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

أَنَّ النَّبِيَّ (لَمْ يَرْ قَرِيَّةً يُرِيدُ دُخُولَهَا إِلَّا قَالَ حِينَ يَرَاهَا :

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلَنَ

وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَمَا أَقْلَلَنَ

وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَلَنَ

وَرَبَّ الرِّيَّاحِ وَمَا ذَرَيْنَ

فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا

وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا

نبی ﷺ نے کسی بھی گاؤں کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ اس میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے ہو مگر یہ کہ آپ نے کہا جس وقت اسے دیکھا: اے ساتوں آسمان کے رب اور جسے

وہ پناہ میں لئے ہوئے ہیں اور ساتوں زمین کے رب اور جنہیں وہ اٹھائے ہوئے ہے اور ساتوں شیطانوں کے رب اور جنہیں وہ اپنی پناہ میں لئے ہوئے ہیں اور ہواؤں کے

رب اور جنہیں وہ پھیلا دے میں تجھ سے اس گاؤں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اہل کی اور جو کچھ اس میں ہے ان کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس

کے شر سے اور اس کے اہل کے اور جو کچھ اس میں ہے (ان تمام) کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ (۱۴۷)

عمل الیوم واللیلہ، ابن خزیمہ، بیہقی، حاکم، حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (صحیح الکلم الطیب)

۱۵۔ جب کسی منزل پر اترے تو کیا کہے

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

لَمْ يَصُرْهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ

جو کسی جگہ پر اترے پھر کہے

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“

”میں اللہ کی مکمل پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں کی برائی سے جنہیں اس نے پیدا کیا“ تو اسے کوئی چیز تکلیف نہ دے گی یہاں تک کہ وہ اس گج سے کوچ کر جائے۔

(مسلم: الذکر والدعاء التوبہ والاستغفار: ۲۷۰۸)

۱۶۔ سفر میں ساتھیوں کے لئے مستحب ہے کہ وہ اکٹھا ہو کر اتریں اور بلا ضرورت ان کا جدا جدا ہونا درست نہیں

ابو ثعلبہ الخشنی بیان کرتے ہیں

كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا -
قَالَ عَمَرُو كَانِ النَّاسُ إِذَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ (مَنْزِلًا) -
تَفَرَّقُوا فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (:

إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَلَمْ يَنْزِلْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ
حَتَّى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

: لوگ جب کہیں اترتے (اور عمر و کہتے ہیں کہ لوگوں کی یہ حالت تھی کہ جب رسول اللہ ﷺ کہیں اترتے) تو وہ گھاٹیوں اور وادیوں میں جدا جدا ہو جاتے، تو اللہ کے نبی ﷺ نے کہا ”بلاشبہ تمہارا ان وادیوں اور گھاٹیوں میں جدا ہو جانا یہ شیطان کی طرف سے ہے تو آپ ﷺ اس سے بعد کہیں نہیں اترے مگر یہ لوگ ایک دوسرے سے چٹ جاتے یہاں تک کہ اگر کوئی کپڑا ان کے اوپر ڈالا جاتا تو وہ ان کو ڈھانپ لیتا۔

(ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، احمد، بیہقی وغیرہ) امام نووی نے مجموع میں کہا کہ اس کی سند حسن ہے ۳۴۰/۴، امام البانی نے اسے صحیح کہا ہے: صحیح ابی داؤد: ۲۲۸۸)

۱۷- بھائیوں کی مدد میں حصہ لینا

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ

میں ایک سفر میں جریر بن عبد اللہ کے ساتھ ہوا تو وہ میری خدمت کیا کرتے تھے حالانکہ وہ انسؓ سے بڑے تھے۔

(بخاری: ۱، الجہاد والسیر: ۲۸۸۸، مسلم: فضائل الصحابة: ۲۵۱۳)

۱۸- غریب ساتھیوں کے لئے دعا کی جائے اور ان کی خدمت کی جائے

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ

فَيُزِجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ

رسول ﷺ قافلہ می پیچھے رہتے اور غریبوں کی دیکھ بھال کرتے اور انھیں (اپنی سواری پر) اپنے پیچھے بٹھاتے اور ان کے لئے دعا کرتے۔

(صحیح: صحیح ابی داؤد: ۲۲۹۸)

۱۹- مسافر کی ضرورت کے پورا ہو جانے کے وقت گھروالوں کی طرف لوٹنے میں جلا دی کرنا

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ

فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ

سفر یہ عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تم میں سے ہر ایک کو کھانے پینے اور سونے سے روک رکھتا ہے پس جب اس کا کام پورا ہو جائے تو اپنے اہل کی طرف جلا دی کرے۔

(بخاری: الحج: ۱۸۰۴، مسلم: الامارۃ: ۱۹۲۷)

نہمۃ کے معنی: اس کی ضرورت، اور یمنعہ کا مفہوم یہ ہے کہ عام طور سے وہ جس طرح رہتا ہے اس سے روکے رکھتا ہے۔

۲۰۔ مقیم کے اخلاق یہ ہونے چاہئے کہ سفر سے آنے والے سے گلے ملے اور اس کی زیارت کرے

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ (إِذَا تَلَاقَوْا تَصَافَحُوا

وَإِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ تَعَانَقُوا

اصحاب نبی ﷺ جب کسی سے ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے اور جب سفر سے لوٹے تو گلے ملتے۔

(صحیح: الصحیح: ۲۶۲۷، سے بیہمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور انوط نے اپنی زاد المعاد کی تحقیق میں کہا کہ اس کے رجال صحیح ہیں۔ ۴/۱۵۱)

۲۱۔ ملاقات کے وقت بوسہ نہ لیا جائے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِمَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيْنَحْنِي لَهُ قَالَ لَا

قَالَ أَفَلَتَنَزَّمُهُ وَيَقْبَلُهُ قَالَ لَا

قَالَ أَفِيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ

ایک آدمی نے کہا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب ہم میں سے کوئی اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لئے جھک جائے تو آپ نے کہا: نہیں تو

کہا کیا اس سے چٹ جائے اور اسے بوسہ لے کہا نہیں، تو کہا: کیا اس کا ہاتھ پکڑے اور اس سے مصافحہ کرے، کہا: ہاں!

(ترمذی، ابن ماجہ، احمد: امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے، اور امام البانی نے کہا کہ وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ انھوں نے کہا یا اس سے بھی بلند ہے (الصحیح: ۱۲۰)

۲۲۔ سفر میں رہنے والے کا اجر و ثواب

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

إِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا

جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے لئے اتنا ہی لکھا جاتا ہے جتنا کہ ایک مقیم اور صحت مند کے لئے لکھا جاتا ہے۔

(بخاری: الجامعہ والسیر: ۲۹۹۲)